باب۔۳

علم

[يَرْفَعِ اللَّـهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللَّـهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ،(المجادلۃ:۱۱)]

[وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا،(طٰہٰ:۱۱۴)]

حدیث۵۸: ایک اعرابی(عرب بدو)نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب ہو گی؟اس وقت آپؐ کسی سے بات کر رہے تھے۔جب آنحضرتؐ نے اپنی بات ختم کرلی تو فرمایا،"جس وقت امانت ختم کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا"۔اور اس کی وضاحت یوں فرمائی کہ جب کوئی کام نااہل لوگوں کے سپرد کیا جائے تو یہ دراصل امانت کا ختم کر دینا ہے۔راوی:ابوہریرہؓ۔

حدیث۵۹: نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ تم لوگوں کے لیے اس بات کا علم ضروری ہے کہ وضو کرتے وقت جلدی نہیں کرنی چاہیے۔مکمل طہارت کے لیے اچھی طرح وضو کیا کرو۔راوی:عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث۶۰،۶۱: آپؐ نے اپنے صحابہ سے سوال کیا کہ وہ کونسا درخت ہے کہ جس کے پتے خزاں کے سبب نہیں گرتے۔لوگ صحیح نہ بتاپائے۔آپؐ نے فرمایا،وہ درخت کھجور کا ہے۔راوی:ابن عمرؓ۔

حدیث۶۲: عالم کے سامنے پڑھنا اور عالم کا کسی کے لیے پڑھنا دونوں برابر ہیں۔راوی:حسن بصریؒ۔

حدیث۶۳: قبیلہ سعد بن بکر کے ضمام بن ثعلبہ نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر چند سوالات کیے۔(۱)کیا اللہ نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے؟(۲)کیا ایک دن میں پانچ نمازوں کے پڑھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے؟(۳)کیا رمضان میں روزے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے؟(۴)کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ صدقہ مالداروں سے لیں اور غریبوں میں تقسیم کریں؟۔۔۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سوال کے جواب میں فرمایا کہ"خدا جانتا ہے کہ یہی بات ہے"۔اس پر اس شخص نے کہا میں اس شریعت پر ایمان لایا جو آپؐ لائے ہیں۔راوی:انس بن مالکؓ۔

حدیث۶۴: ایک دیہاتی بدو نے آپؐ کی خدمت میں پہنچ کر اُن جوابات کی تصدیق چاہی جسے اس نے کسی سے سن رکھے تھے۔سوالات کچھ یوں تھے۔کیا اللہ نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے؟

کیا آسمان، زمین اور پہاڑوں کو اللہ نے پیدا کیا ہے؟ کیا ہمارے اوپر ۵ نمازیں فرض کی گئی ہیں؟ کیا ہم پر زکاۃ، حج اور رمضان کے روزے، فرض ہیں؟ آپؐ نے فرمایا "اس نے سچ کہا ہے"۔ اس بدو نے کہا میں اس میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں کروں گا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۶۵: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خط قاصد کے ذریعے بحرین کے حاکم کے پاس بھجوایا گیا۔ اس حاکم نے اسے ایران کے حکمران کے پاس بھیج دیا۔ ایرانی حاکم کسریٰ نے اس خط کو پڑھا اور پھاڑ کر پھینک دیا۔ جب اس کی اطلاع حضورؐ تک پہنچائی گئی تو ابن شہابؓ خیال کرتے ہیں کہ حضورؐ نے ان لوگوں کو بد دعا دی۔ راوی: عبد اللہ ابن عباسؓ۔

حدیث ۶۶: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط شاہ روم یا شاہ ایران کے نام لکھا تو آپؐ کو بتایا گیا کہ حکمران اُن خطوط کو نہیں پڑھتے جن پر کوئی مہر نہ لگی ہو۔ چناں چہ آپؐ نے ایک ایسی مہر تیار کروائی جس پر "محمدؐ رسول اللہ" کندہ کیا گیا تھا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۶۷: ایک دن مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطاب کے وقت تین افراد پہنچے۔ ان میں سے دو تو وہیں رک گئے لیکن تیسرا واپس چلا گیا۔ پھر کچھ دیر بعد ان میں سے ایک نے قریب ہی گنجائش دیکھی تو وہیں بیٹھ گیا۔ جب کہ دوسرے شخص کو مجلس کے ختم پر جگہ مل سکی۔ جب وعظ ختم کر چکے تو حضورؐ نے صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ میں ان تینوں افراد کی بابت تمھیں بتاتا ہوں۔۔۔ ان میں سے ایک نے اللہ کی طرف رجوع کیا اور اللہ نے اس کو جگہ دے دی۔ دوسرا شرمایا تو اللہ نے بھی اس سے حیا کی اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ نے بھی اس سے اعراض فرمایا۔ راوی: ابو واقد اللیثیؓ۔

حدیث ۶۸: رسول اکرمؐ نے فرمایا تمھارے خون اور تمھارے مال آپس میں تمھارے لیے حرام ہیں، بالکل ایسے جیسے تمھارے لیے ذی الحجہ میں قربانی کا دن حرام سمجھا جاتا ہے۔ تم لوگ یہ بات حاضر غائب سب کو پہنچا دو۔ ممکن ہے کہ آگے سننے والا اس بات کو زیادہ محفوظ رکھے۔ راوی: عبد الرحمٰن بن ابی بکرہؓ۔

حدیث ۶۹: لوگوں کے اکتا نہ جانے کے خیال سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت کی نصیحت کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ راوی: عبد اللہ ابن مسعودؓ۔

حدیث ۷۰: آنحضرتؐ کا فرمان ہے کہ دین میں آسانی کرو۔ صرف ڈرایا نہ کرو بلکہ خوشخبری سناؤ۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۷۱: عبد اللہ ابن مسعودؓ نے وعظ کے لیے جمعرات کا دن مقرر کیا۔ اس خیال کے تحت کہ آپؐ کا ارشاد ہے کہ ہر روز کی نصیحت لوگوں میں اکتاہٹ پیدا کر سکتی ہے۔ راوی: ابو وائلؒ۔

حدیث ۷۲: ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کے لیے اسے توفیق بھی عنایت کرتا ہے۔۔۔ انا قاسمٌ واللہ یعطی۔ میں تو تقسیم کرنے والا ہوں، دیتا تو اللہ ہی ہے۔ راوی: معاویہؓ۔

حدیث ۷۳: حضورؐ فرماتے ہیں کہ درختوں میں ایک درخت ایسا ہے کہ اس کی کیفیت مسلمان کی کیفیت کی مثل ہے۔ اور وہ کھجور کا درخت ہے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۷۴: ارشادِ نبویؐ ہے کہ رشک کرنا جائز نہیں مگر دو اشخاص پر۔ پہلا شخص وہ ہے جو اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے راہِ حق میں صرف کرے۔ اور دوسرا شخص وہ ہے جسے اللہ نے علم عطا کیا ہو اور وہ لوگوں کو بھی تعلیم دیتا ہو۔ راوی: عبد اللہ بن مسعودؓ۔

حدیث ۷۵: (یہ ایک طویل حدیث ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ): حضورؐ کو یہ کہتے سنا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ہم صحبت خضر علیہ السلام تھے۔ اور قرآن کے مطابق خضرؑ بہت بڑے عالم تھے۔ راوی: ابی بن کعبؓ۔

حدیث ۷۶: ایک مرتبہ مجھ کو آنحضورؐ نے اپنے گلے سے لگا کر میرے لیے دعا فرمائی کہ "اے اللہ! تو اس کو اپنی کتاب کا علم عطا فرما"۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۷۷: کوئی نابالغ کبھی نماز کے سامنے سے گذر جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۷۸: مجھے یاد ہے کہ جب میں ۵ سال کا تھا اُس وقت حضورؐ نے مجھ پر کلّی فرمائی تھی۔ راوی: محمود بن ربیعؓ۔

حدیث ۷۹: (موسیٰؑ اور خضرؑ): یہ حدیث اوپر بیان کی گئی حدیث ۷۵ کی تکرار ہے۔ البتہ راوی کے نام جدا ہیں اور الفاظ میں معمولی ردوبدل ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۸۰: جو اللہ کے دین کا عالم ہو اور پھر وہ اسے دوسروں کو بھی پڑھائے تو اس کی مثال اس بارش جیسی ہے جو زمین کو سیر اب کر دیتی ہے اور جس کے سبب کھیتیاں ہری بھری اور پھل دار ہو جاتی ہیں۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۸۱، ۸۲: قیامت کی علامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ علم اُٹھ جائے گا اور جہل قائم ہو جائے گا۔ شراب نوشی ہو گی اور اعلانیہ زنا ہو گا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۸۳: خواب میں دودھ پینے کی تعبیر۔۔۔ ”علم“ سے دی گئی ہے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث۸۴، ۸۵: حجتہ الوداع کے موقع پر کچھ لوگوں سے نادانستگی میں حج ارکان ادا کرنے میں تقدیم یا تاخیر ہوگئی۔۔۔ آپؐ سے پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا "کوئی حرج نہیں، اب کرلو"۔ راویان: عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ اور ابن عباسؓ۔

حدیث۸۶: آپؐ نے فرمایا، آیندہ زمانے میں علم اُٹھالیا جائے گا۔ جہل اور فتنے بڑھ جائیں گے۔ قتل کے نقصانات بہت ہو جائیں گے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث۸۷: ارشادِ نبیؐ ہے کہ جب گرہن لگے تو عبادات میں مصروف ہو جاؤ۔ اس موقع پر آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ تمھاری قبروں میں تمھاری آزمائش ہوگی۔ تم سے میری بابت بھی سوال ہوگا۔ مومن کہے گا کہ محمدؐ، اللہ کے پیغمبر تھے۔ وہ معجزات اور ہدایت لائے تھے۔ ہم نے ان کی بات مانی اور پیروی کی۔ لیکن منافق کہے گا، میں ان کی اصل حقیقت تو نہیں جانتا تھا مگر دوسرے جو کہتے میں کرتا تھا۔ راویان: اسماءؓ اور حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث۸۸: قبیلہ ربیعہ کے لوگ حضورؐ سے ملنے آئے اور خواہش کی کہ ہم کو ایسے اعمال بتادیجیے کہ ہم جنت میں جاسکیں۔ آپؐ نے فرمایا، اس بات پر ایمان رکھو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد، اللہ کے رسول ہیں، پھر فرمایا کہ نماز پڑھو، زکاۃ دو، روزے رکھو اور مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ خدا کی راہ میں دو۔ راوی: ابو جمرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۲)۔

حدیث۸۹: رضاعی بہن بھائی کے درمیان آپس میں نکاح درست نہیں۔ راوی: عقبہ بن حارثؓ۔

حدیث۹۰: کسی سے کوئی خبر ملے تو پہلے اس کی مکمل تصدیق کرلو۔ راوی: حضرت عمرؓ۔

حدیث۹۱: امام، نماز میں غیر ضروری طوالت نہ پیدا کرے۔ اس لیے کہ مقتدیوں میں مریض، ضعیف اور کام پر جانے والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ راوی: ابو مسعود انصاریؓ۔

حدیث۹۲: اگر کسی کا کھویا ہوا مال ملے تو اس کے اصل مالک کو ڈھونڈو۔ سال بھر تک نہ ملے تو پھر اسے خود استعمال کرسکتے ہو۔ لیکن بعد میں کبھی اس کا مالک سامنے آجائے اور مال موجود ہو تو اسے لوٹادو۔ راوی: زید بن خالدؓ۔

حدیث۹۳، ۹۴: جب لوگوں نے آنحضرتؐ سے خلافِ مزاج سوال کیے تو آپؐ اس پر برہم ہوئے۔ حضرت عمرؓ وہیں بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے آپؐ کا غصہ محسوس کیا تو کہا، "ہم اللہ سے توبہ کرتے ہیں"۔ راویان: ابو موسیٰؓ اور انس بن مالکؓ۔

حدیث۹۵: حضورؐ جب کوئی بات تاکیداً کہنا چاہتے تو اسے تین مرتبہ کہتے۔ اسی طرح کسی مجمع کے پاس آپؐ تشریف لاتے تو سلام بھی تین مرتبہ کیا کرتے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث۹۶: آنحضورؐ نے لوگوں کو تیزی سے وضو کرتے دیکھا اور محسوس کیا کہ وہ اپنے پیر ٹھیک طرح سے نہیں دھو رہے۔ آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا "ویل للعقاب من النّار"، یعنی اپنی ایڑیوں کو آگ سے محفوظ کرو۔ راوی: عبداللہ بن عمروؓ۔

حدیث۹۷: حضورؐ نے فرمایا تین اشخاص ایسے ہیں جن کے لیے دوگنا ثواب ہے۔ ایک وہ جو اہلِ کتاب ہو اور اپنے نبی پر ایمان رکھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان رکھے، دوسرا وہ غلام جو اللہ اور اپنے مالک کا حق ادا کرے، اور تیسرا وہ شخص جو اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے۔ راوی: ابوبردہؓ کے والد۔

حدیث۹۸: ایک عید کے موقع پر حضورؐ، مردوں کی صفوں سے گذر کر عورتوں تک پہنچے پھر انھیں صدقہ دینے کی تلقین کی۔ جس پر وہاں بیٹھی خواتین نے اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں دیں اور اس وقت موجود بلالؓ انھیں ایک کپڑے میں جمع کرتے رہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۹۹: سرکار دوعالمؐ نے فرمایا جس نے صدق دلی کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا وہ (قیامت کے دن) میری شفاعت کا حقدار ہوگا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۱۰۰، ۱۰۱: آپؐ فرماتے ہیں کہ جب علماء ناپید ہو جائیں گے تو جاہل ہی سردار ہو جائیں گے اور ان کے فتوے دوسروں کو بھی گمراہ کر دیں گے۔ راویان: عمر بن دینارؓ اور عمرو بن العاصؓ۔

حدیث۱۰۲: نبی اکرمؐ نے عورتوں کی فرمائش پر خصوصی دن مقرر کر کے ان سے ملاقات کی۔ وعظ و نصیحت کے بعد انھیں فرمایا کہ تم میں سے جس عورت کے تین لڑکے اس کے سامنے فوت ہو جائیں تو وہ دوزخ کی آگ سے محفوظ رہیں گے۔ پوچھا اگر دو ہوں تو آپؐ نے فرمایا دو کا بھی یہی حکم ہے۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

حدیث۱۰۳: (اوپر بیان کردہ حدیث۱۰۲ کے بارے میں) ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے تین "نابالغ" لڑکوں کی بابت یہ بات فرمائی ہے۔ راوی: ابوسعیدؓ۔

حدیث۱۰۴: قیامت کے دن جس کسی کا حساب لیا جائے گا تو اسے عذاب سے گذرنا ہی ہوگا۔ عائشہؓ نے حضورؐ سے عرض کیا کہ قرآن میں تو فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَسِیرًا، [یعنی اس سے ہلکا حساب لیا جائے گا۔ (الانشقاق: آیت۸)] ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ حساب دراصل حساب کا صرف پیش کرنا ہے۔ مگر جس حساب کی جانچ ہو گئی وہ یقیناً ہلاک ہوگا۔ راوی: ابن ابی ملیکہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۰۵: آنحضورؐ نے فرمایا کہ مکہ میں جدال و قتال کو اللہ نے حرام کیا ہے۔ چناں چہ سب کو چاہیے کہ یہاں خون ریزی نہ کریں۔ کوئی اگر میرا حوالہ دیتا ہے تو اسے بتادو کہ اُس وقت میرے لیے اللہ کی طرف سے خصوصی اجازت دی تھی۔ راوی: ابو شریحؓ۔

حدیث ۱۰۶: نبی کریمؐ نے فرمایا کہ تمھارے خون، تمھارے مال اور تمھاری عزتیں تم پر حرام ہیں، جیسے تمھارے اِس دن کی حرمت اِس مہینے میں ہے۔ آگاہ ہو جاؤ! تم میں سے حاضر کو چاہیے کہ غائب کو پہنچادے۔ راوی: ابو بکرہؓ۔

حدیث ۱۰۷: حضورؐ نے فرمایا، مجھ پر کبھی جھوٹ نہ بولنا (یعنی بہتان نہ لگانا)۔ جو ایسا کرے گا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ راوی: حضرت علیؓ۔

حدیث ۱۰۸: میں نے اپنے والد زبیرؓ سے دریافت کیا کہ آپ حدیثیں کیوں نہیں روایت کرتے؟ انھوں نے جواب دیا مجھے بہت سی حدیثیں معلوم ہیں مگر اس ڈر کے مارے نہیں بیان کرتا کہ کہیں مجھ سے کوئی غلطی نہ ہو جائے۔ کیوں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ مجھ پر جھوٹ بولنے والا جہنم میں ڈالا جائے گا۔ راوی: عبد اللہ بن زبیرؓ۔

حدیث ۱۰۹، ۱۱۰: آپؐ پر عمداً جھوٹ بولنے والا جہنم میں ڈالا جائے گا۔ راویان: انس بن مالکؓ اور سلمہ بن اکوعؓ۔

حدیث ۱۱۱: نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ کسی کے خواب میں بھی شیطان میری صورت بنا کر نہیں آسکتا۔ اور کوئی بھی مجھ پر جھوٹ نہ باندھے ورنہ وہ جہنمی ہو گا۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۱۲: حضرت علیؓ سے میں نے دریافت کیا کہ قرآن میں کیا لکھا ہے۔ انھوں نے جواب دیا، بہ قول رسول معظمؐ، دیت اور قیدی رہا کرنے کے احکام، اور یہ کہ کسی کافر کے قصاص میں کوئی مسلمان نہ مارا جائے۔ راوی: ابو جحیفہؓ۔

حدیث ۱۱۳: فتح مکہ کے سال میں آنحضورؐ نے اعلان کیا کہ مکہ میں قتال کرنا نہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال تھا نہ اب آیندہ کبھی حلال ہو گا۔ میرے لیے بھی بس تھوڑے دن کے لیے ہی اجازت تھی۔ یہاں کسی درخت کو بھی نہ کاٹا جائے سوائے اذخر (خوشبودار گھاس) کے جسے گھروں اور قبروں پر اگایا جاتا ہے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۰۵)۔

حدیث ۱۱۴: میرے ساتھیوں میں عبد اللہ بن عمرؓ کے علاوہ کوئی ایسا نہیں جو مجھ سے زیادہ احادیث کی روایت کرتا ہو۔ عبد اللہؓ احادیث لکھتے ہیں اور میں زبانی یاد کرتا ہوں۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۱۵: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری مرض میں شدت ہوئی تو آپؐ نے فرمایا، میرے پاس لکھنے کی چیز لاؤ تاکہ میں کچھ تحریر لکھ دوں تاکہ اس کے بعد تم گمراہ نہ ہوگے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس وقت آپؐ پر مرض غالب ہے۔ ہمارے پاس اللہ کی کتاب ہے، وہ ہمیں کافی ہے۔ اس پر صحابہؓ نے اختلاف کیا، یہاں تک کہ شور بہت ہوگیا۔ حضورؐ نے فرمایا تم لوگ میرے پاس سے اٹھ جاؤ، تمھیں میرے پاس ایسے جھگڑنا نہیں چاہیے۔۔۔ میں یہ کہتے ہوئے باہر نکلا کہ بے شک بڑی سخت مصیبت ہے کہ آنحضرتؐ کی تحریر کے درمیان یہ چیز حائل ہوگئی۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۱۶: ایک رات کو نبی اکرمؐ بیدار ہوئے تو فرمایا، آج رات کتنے فتنے نازل کیے گئے ہیں اور کس قدر خزانے کھولے گئے ہیں۔۔۔ (لوگو!) ان حجرے والیوں کو جگا دو (کہ کچھ عبادت کریں)۔ دنیا میں بہت سی کپڑے پہننے والیاں ایسی ہیں جو آخرت میں برہنہ ہوں گی۔ راوی: حضرتہ ام سلمہؓ۔

حدیث ۱۱۷: نبی اکرمؐ نے آخری ایام میں ایک مرتبہ عشا کی نماز پڑھائی۔ پھر کھڑے ہو کر لوگوں سے مخاطب ہوئے کہ دیکھو! آج کی رات سے ۱۰۰ برس کے آخر تک، جو بھی شخص اس زمین پر ہے وہ زندہ نہیں رہے گا۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۱۱۸: میں ایک شب اپنی خالہ حضرتہ میمونہؓ کے گھر میں سویا۔ نبی مکرمؐ اس رات ان ہی کے ہاں تھے۔ آپؐ نے عشا کی نماز مسجد میں ادا کی۔ پھر اپنے گھر آئے اور ۴ رکعتیں پڑھ کر سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے اور نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے۔ میں بھی (وضو کر کے) آپ کے بائیں جانب کھڑا ہوگیا۔ آپؐ نے مجھے اپنی دائیں جانب کر لیا اور ۵ رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد ۲ رکعت فجر کی (سنت) پڑھیں اور پھر لیٹ گئے۔ پھر حضورؐ فجر کی فرض پڑھنے کے لیے مسجد تشریف لے گئے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۱۹: [اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَـٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّـهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ۔ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَـٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، [یعنی جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن تعلیمات اور ہدایات کو چھپاتے ہیں، حالاں کہ ہم انھیں سب انسانوں کی رہنمائی کے

لیے اپنی کتاب میں بیان کر چکے ہیں، یقین جانو کہ اللہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔ البتہ جو اس روش سے باز آجائیں اور اپنے طرز عمل کی اصلاح کرلیں، اور جو کچھ چھپاتے تھے انھیں بیان کرنے لگیں ان کو میں معاف کردوں گا، اور میں بڑا درگذر کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں، (البقرۃ:۱۵۹ اور ۱۶۰)]۔ ان کا حوالہ دیتے ہوئے میں نے کہا کہ اگر یہ دو آیات میرے سامنے نہ ہوتیں تو میں کبھی احادیث کو نہ بیان کرتا اور نہ ہی کل وقت حضورؐ کے ساتھ رہ کر اتنی تندہی سے انھیں جمع کرتا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۲۰: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں آپ سے بہت حدیثیں سنتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اپنی چادر پھیلاؤ۔ میں نے تعمیل کی۔ آپؐ نے اپنے ہاتھوں سے چلّو بنایا اوران سے میری چادر میں ڈال دیا۔ پھر فرمایا اب اسے اپنے اوپر لپیٹ لو۔ اس کے بعد میں کبھی کوئی حدیث نہیں بھولا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۲۱: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو طرح کے علم حاصل کیے ہیں۔ ایک کو تو میں نے ظاہر کر دیا ہے۔ لیکن دوسرے کو اگر ظاہر کروں گا تو میری کھانے کی رگ (گردن سے) کٹ جائے گی۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۲۲: حجتہ الوداع کے موقع پر آپؐ نے ہجوم سے پہلے چُپ ہو جانے کو کہا، پھر فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ تم لوگ میرے بعد کفر کی طرف لوٹ جاؤ اور ایک دوسرے کی گردنیں کاٹو۔ راوی: جریرؓ۔

حدیث ۱۲۳: (یہ طویل حدیث ہے اور حاصل یہ ہے کہ): یہ حدیث، موسیٰؑ اور خضرؑ کے درمیان ہونے والے اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتی ہے جو سورۃ الکھف کی آیات ۶۱ تا ۸۲ میں مذکور ہے۔ یہ اس بات کے جواب میں بھی ہے کہ خضرؑ اور موسیٰؑ ہم نشین رہے ہیں اور موسیٰؑ کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا۔ آنحضورؐ نے اس تذکرے کو اپنی اس بات پر ختم فرمایا کہ "کاش موسیٰ صبر کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کا پورا قصہ ہم سے بیان فرماتا"۔ راوی: سعید بن جبیرؓ۔

حدیث ۱۲۴: ایک شخص نبی اکرمؐ کے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! اللہ کی راہ میں لڑنے کی کیا صورت ہے؟ اس لیے کہ کوئی ہم میں سے غصے کے سبب لڑتا ہے تو کوئی حمیت کے

سبب جنگ کرتا ہے۔ یہ سن کر نبی مکرمؐ نے اپنا سر مبارک اس کی طرف اٹھایا، پھر آپؐ نے فرمایا، "جو شخص اس لیے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے تو وہ دراصل اللہ کی راہ میں (لڑتا) ہے"۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۱۲۵: حج کے موقع پر آپؐ سے مسائل پوچھے جاتے تھے۔ کسی نے سوال کیا کہ ہم سے جلدی میں کچھ ارکان رہ گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا" کچھ ہرج نہیں، اب کر لو"۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۸۴، ۸۵)۔

حدیث ۱۲۶: کسی یہودی نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ روح کیا ہے؟ آپؐ نے اللہ کی طرف رجوع کیا۔ فوراً وحی آئی، وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا، [یعنی تم سے لوگ روح کے متعلق سوال کرتے ہیں، تم کہہ دو کہ روح امرِ رب سے ہے (اللہ کے حکم "کُن" سے ہوتی ہے)، اور تمھیں تو تھوڑا سا ہی علم دیا گیا ہے۔ (الاسراء: ۸۵)]۔ راوی: عبداللہ ابن مسعودؓ۔

حدیث ۱۲۷: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر یہ قوم جاہلیت یا کفر کے عہد سے قریب نہ ہوتی تو میں کعبہ کے دو دروازے رکھتا۔ ایک داخل ہونے کے لیے اور دوسرا باہر نکلنے کے لیے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۲۸: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں سے اُن ہی احادیث کو بیان کرو جنھیں وہ سمجھ سکیں۔ تم یہ بات اچھی طرح جانتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کرنا کیا ہوتا ہے! راوی: حضرت علیؓ۔

حدیث ۱۲۹، ۱۳۰: معاذؓ جب آپؐ کے ساتھ سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، اس وقت ان سے حضورؐ نے فرمایا کہ "جو کوئی صدق دلی کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہونے کی گواہی دے، اللہ اس پر دوزخ حرام کر دیتا ہے"۔۔۔ لیکن ساتھ ہی آپؐ نے یہ بھی تاکید فرمائی کہ لوگ میری یہ بات سن کر عمل کو نہ چھوڑیں۔ راویان: انس بن مالکؓ اور معتمر کے والد انسؓ۔

حدیث ۱۳۱: عورت کو بھی انزال ہوتا ہے۔ احتلام کی صورت میں اسے بھی غسل کرنا ضروری ہے۔ راوی: ام سلمہؓ۔

حدیث ۱۳۲: کھجور ایسا درخت ہے جس پر خزاں نہیں آتی۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۰، ۶۱)۔

حدیث ۱۳۳: آپؐ کا فرمانا ہے کہ جریان کی کیفیت آجائے تو وضو کرنا لازمی ہے۔ راوی: حضرت علیؓ۔

حدیث ۱۳۴: احرام باندھنے کے مقامات (میقات) یہ ہیں۔ مدینہ والے ذوالحلیفہ سے، شام والے جحفہ سے، نجد والے قران سے اور یمن کے لوگ یلملم سے احرام باندھیں۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۱۳۵: ارشادِ نبویؐ ہے کہ حج یا عمرہ کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ نہ کرتا پہنیں، نہ عمامہ، نہ برقعہ اور نہ کوئی ایسا کپڑا جس میں زعفران یا اور کوئی خوشبو لگی ہو۔ اگر نعلین نہ ملیں تو موزے پہن سکتے ہیں لیکن ٹخنوں سے نیچے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

Siddiqui Publications